انہیں محمد عربیؐ کی غلامی قبول ہے ۔ یہی ان کی بنیادی "بغاوت" ہے امریکہ کی نظر میں ۔ ان حالات میں عالم اسلام کو ایک بار پھر ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ حق اور باطل کے درمیان تمیز کرنا سیکھے ۔

آہ !! مسیحائے قوم و ہمدرد پاکستان کی المناک شہادت

گلشن وطن میں " اپنوں " اور غیروں نے مل کر جو آگ بھڑکائی تھی رفتہ رفتہ اس کے شعلوں میں ہر چیز سوختہ ہوکر خاکستر ہوگئی ۔ پھول اور شاخ گل تو کب کے دھواں ہوگئے ۔ اب تو باغبان اور چمن کے رکھوالے بھی اس کی زد میں آگئے ہیں ۔ ہماری مراد عابد وزاہد شخصیت ممتاز ماہر طب عظیم سکالر، محقق، دانشور نقاد، مورخ مسیحائے قوم اور ہمدرد پاکستان حافظ حکیم محمد سعید صاحبؒ جو کہ خود بھی عمر بھر اسلامی احکامات پر سختی سے پابند رہے اور سادگی کی مجسم تصویر تھے اور قوم کو بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی مسلسل تلقین فرماتے رہے ۔ ہمدرد مطب سے اپنی خدمات کا آغاز کیا تھا اور رفتہ رفتہ پورے برصغیر میں آپکی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا اور ہزاروں لاکھوں افراد کو طبِ نبویؐ سے فیض یاب کیا ۔ حکیم صاحبؒ نے پاکستان کے اہم ترین دو مسائل تعلیم اور صحت عامہ پر تن تنہا اتنا کام کیا ہے جو کئی حکومتوں کی کارکردگیوں پر بھاری ہے ۔ حکیم صاحبؒ نے مریضوں کی نبض کے ساتھ ساتھ ملک اور قوم کی نبض پر ہمیشہ ہاتھ رکھا تھا اور وقتاً فوقتاً ملی امراض کی تشخیص کے ساتھ ساتھ دوا کی تجویز اور دعا دونوں فرماتے رہے ۔ عمر بھر سیاسی آلائشوں سے اپنا پاک دامن آلودہ نہیں کیا ۔ تاہم ہمدرد پاکستان ہونے کے ناطے ہمیشہ اصلاح اور آواز اخلاق کو پھیلاتے رہے جاگو جگاؤ انکا ماٹو تھا یعنی علم حاصل کرو اور دوسروں کو پہنچاؤ ان کا منشور تھا ۔ مدینۃ الحکمت کے نام سے انہوں نے کراچی سے باہر علم و حکمت کا ایک شہر بسا رکھا ہے ہمدرد یونیورسٹی کراچی اور اسلام آباد ملک و ملت کیلئے بے پناہ خدمات انجام دے رہی ہیں ۔ آپ کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے خصوصی تعلق رہا اور حضرت شیخؒ کے خصوصی معالج بھی رہے کئی بار اکوڑہ خٹک آکر گھر اور دارالعلوم میں حضرتؒ کی تشخیص کی ۔ خود بھی بڑے عالم اور فاضل تھے اور دین اور علم سے وابستہ لوگوں کے قدردان تھے ۔ ماہنامہ " الحق " کے ساتھ گذشتہ ۳۲ سال سے ان کا ایک لازوال تعلق اور رشتہ قائم تھا اور ہمیشہ اس کیلئے خصوصی طور پر لکھتے رہے ۔ راقم بھی اگر آج ان صفحات پر خامہ فرسائی کی جسارت کرتا ہے تو اس میں حکیم صاحبؒ کی تربیت کا کافی عمل دخل ہے وہ یوں کہ . بچپن ہی سے حکیم صاحبؒ کا جاری کردہ . بچوں کیلئے بلند پایہ اور مؤقر جریدہ ماہنامہ

"نونہال" باقاعدگی سے مطالعہ میں رہا۔ اسی وقت سے آپ کی تعلیمات، اقوال زرین اور آوازاخلاق کے مضامین ذہن میں رچ بس چکے ہیں۔ اس عظیم شخصیت کے عظیم الشان کارناموں اور لازوال خدمات کے صلہ میں چاہئیے تو یہ تھا کہ ہم اس کو ایک قومی ہیرو کا درجہ دیتے لیکن آہ! ظالموں نے اس مسیحائے قوم اور ہمدرد پاکستان کو بھی نہیں بخشا۔ دہشت گردوں نے وہ شمع فروزاں بھی بجھادی جو اندھوں اور اندھیروں کے شہروں میں باوجود بادسموم کے اب تک جل رہی تھی۔

اس شہرِ بے چراغ میں تنہا دیا ہوں میں
اتنی اندھیری رات ہے اور بجھ رہا ہوں میں

اب شاید ہی اس ملک اور خصوصاً کراچی کو ایسا گوہرآبدار اور درشاہوار نصیب ہوگا۔ تازہ اطلاعات کے مطابق حکیم صاحبؒ کے قتل میں متحدہ قومی موومنٹ پوری طرح ملوث ہے۔ نسل پرست جماعت ایم کیو ایم دین اور وطن دونوں کی بدترین دشمن ہے۔ شواہد اور گواہوں اور ملزمان کے اقرار کے بعد یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ ایم کیوایم نے حکیم محمد سعید شہیدؒ سے دوکروڑ بھتہ وصول کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ حکیم صاحب مرحوم نے ان غنڈوں اور دہشت گردوں کی غنڈہ گردی کو تسلیم نہیں کیا اور ان کے خلاف کئی اہم ثبوت بھی حکومت کو پیش کیے تھے جس کی بنا پر ان درندوں نے اس فرشتہ صفت انسان اور مسیحائے قوم کو گولیوں سے چھلنی کردیا۔ طرفہ تماشا یہ کہ وزیراعظم صاحب ان قاتلوں اور غنڈوں کو باوجود شواہد کے اپنے اقتدار کو بچانے کیلئے ان کو اپنے حلیف بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اسی ایم کیوایم نے کراچی کو" شمشان گھاٹ " بنادیا ہے۔ ملکی معیشت تباہی سے دوچار ہوگئی ہے۔ اب تک ہزاروں افراد کو نسلی اور معمولی اختلاف رائے کی بنا پر قتل کردیا گیا۔ اس سے پہلے تکبیر کے مدیراعلیٰ جناب صلاح الدینؒ شہید سچ لکھنے پر شہید کردیئے گئے اور اسی طرح جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث و مہتمم اور وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ اور مولانا مفتی عبدالسمیعؒ کو انتہائی سفاکی سے قتل کیا گیا۔ اگر ان کے قاتلوں کو بروقت کڑی سزا دی جاتی اور ان کے نت نئے مطالبات تسلیم نہ کیے جاتے تو حکیم سعید شہید کی شہادت کا یہ المناک سانحہ پیش نہ آتا۔ ملک میں اب کسی کی بھی جان ومال اور عزت وآبرو محفوظ نہیں

ع کس کو آتی ہے مسیحائی کسے آواز دوں؟

جو چنگاریاں حکمرانوں نے سلگائی ہیں خود اسکے شعلوں کے لپیٹ میں کہیں ان کے نازک کاشانے نہ آجائیں۔